حکیم راحت سعید نسیم سوہدروی		ترمیم و اضافہ : ادارہ

اسلامی مساوات

دینِ اسلام ایک ایسے معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے جس میں افراد حقیقی زندگی گذار سکیں اس سلسلے میں اسلام نے جو اصول وضع کئے ہیں، مساوات کو ان میں ایک گونہ اہمیت حاصل ہے۔

کسی بھی معاشرے کی سلامتی اور دوام کا دارومدار اس بات پر ہے کہ اس کے افراد میں مساوات ہو۔ لیکن اس حقیقی مساوات کا تعلق اس مساوات سے ہرگز نہیں جس کا ڈھنڈورا سوشلزم کے علمبردار پیٹتے ہیں، ان کی مساوات کا جائزہ لینا ہے تو روس پہ ایک نظر کی جائے جہاں انسانوں کو درجوں کے لحاظ سے مراعات حاصل ہیں، ادھر امریکہ کو دیکھئے، یہاں سیاہ فام باشندوں سے جس قدر نفرت انگیز اور وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے محتاجِ وضاحت نہیں، اسی پر بس نہیں، بعض مقامات پر سیاہ اور سفید رنگ کے لحاظ سے الگ الگ قوانین نافذ ہیں۔

لیکن اسلام نے مساوات کا جو نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا، کوئی دوسری قوم اور مذہب اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ عرب میں قریش نسلی طور پر اپنے آپ کو بہت بلند خیال کرتے تھے، ان کے نسلی غرور کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ جب مکہ فتح ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رض کو کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے کا حکم فرمایا تو قریش پر رنج والم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، ایک قریشی بولا، اچھا ہوا میرا باپ یہ لدوح فرسا منظر دیکھنے سے پہلے مرگیا، دوسرا کہنے لگا "کیا محمدؐ کو کوئی دوسرا موذن نہیں ملا؟"

اسی طرح جنگِ بدر میں کفارِ مکہ کے بالمقابل جب چند انصاری نوجوان آگے تو قریش نے

ان سے مقابلہ کرنا اپنی بے عزتی خیال کیا اور یہ کہہ کر لڑنے سے انکار کر دیا کہ تمہارے مقابل قریشیوں کو آنا چاہیئے تاکہ مرنے اور مارنے کا مزا بھی آئے۔"

لیکن اسلام نے جب عرب کی کایا پلٹ کر اسے جاہلیت کی دلدل سے نکال کر علم و عرفان کا سرچشمہ بنایا تو تمام لسانی، گروہی، نسبی، نسلی اور ملکی امتیازات کو یکسر ختم کر دیا اور اس طرح وہ تمام رکاوٹیں ختم کر دیں جو اسلام کے عالمگیر ہونے میں حائل تھیں۔

ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے از روئے قرآن یہ اعلان فرمادیا:

"اے لوگو، اللہ تعالیٰ نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں مختلف قبائل میں اس لئے تقسیم کیا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، تم میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

نیز فرمایا:

کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی کالے رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت نہیں، نہ ہی کسی عربی کو کسی عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔"

کیونکہ:

"کلکم بنی آدم و آدم من تراب"

تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی میں سے تھے۔"

موجودہ دور میں مساوات کا نعرہ بڑے زور شور سے لگایا جارہا ہے لیکن حقیقت میں اس مساوات کو اسلامی مساوات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ آج مال و دولت کی مساوی تقسیم "مساوات" کا نام دیا جارہا ہے اور اس کا بھی صرف نام ہی نام ہے، لیکن اللہ کے ہاں دنیاوی مال و دولت کو کچھ حیثیت حاصل نہیں، وہاں صرف سامانِ آخرت کو معیارِ فضیلت قرار دیا جارہا ہے (ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم) اسلامی مساوات کی حقیقت کو تو اقبالؔ نے بڑے واضح الفاظ میں بیان کر دیا تھا، پھر نہ جانے آج یہ غلط فہمی کیوں ہے؟ تعجب تو اس بات پر ہے کہ حکام اور عوام سبھی ایک ہی رَو میں بہتے چلے جارہے ہیں، ایک طرف تو اقبالؔ کو "علامہ" اور "حکیم الامت" کے خطابات دیئے جارہے ہیں اور دوسری طرف ان کی بات پر دھیان دینے کا ہوش ہی نہیں، علامہ نے "اسلامی مساوات" کی حقیقت ان الفاظ میں بیان فرمائی تھی ؎

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا، نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

یہی وہ اسلامی مساوات تھی جس نے بلالِ حبشی رض کو ممتاز قریشیوں کے شانہ بشانہ کھڑا کر دیا تھا، ـــــ جس کی بنا پر حضرت عمر رض جیسی پر وقار شخصیت کو دنیا نے اس حال میں دیکھا کہ غلام گھوڑے پر سوار ہے اور امیر المؤمنین رض اس کے اونٹ کی نکیل تھامے پیدل چلے آ رہے ہیں ـــــ جس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں کھانا تیار کرنے کے لئے بے شمار خدام اور جانثاروں کی موجودگی کے باوجود جنگل میں لکڑیاں کاٹتے نظر آتے ہیں ـــــ جس کی تا ابد مثال قائم کرنے کی خاطر فخرِ عرب و عجم، سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی زاد کا نکاح اپنے ایک غلام سے کرتے ہیں اور پھر طلاق ہونے کے بعد ان کو اپنی زوجیت کا شرف بخشتے ہیں ـــــ اور یہی وہ اسلامی مساوات تھی کہ پوری انسانیت کو اس کا درس دینے کی خاطر، نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم، خدا کی قسم کھا کر یہ اعلان فرماتے ہیں :

"لو ان فاطمۃ بنت محمد قد سرقت لقطعت یدھا"

کہ "اگر (اس ملزمہ فاطمہ کی بجائے) میری اپنی بیٹی فاطمہ رض بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا ـــــ!"

بتائیے، ایسی مساوات کی مثال کیا دنیا میں مسلمان کے علاوہ کوئی بھی قوم اور اسلام کے علاوہ کوئی بھی دوسرا مذہب پیش کر سکتا ہے؟ اور یہ بھی سوچئے کہ کیا کوئی بھی ذی ہوش، اس مساوات کو جس کے نعرے آجکل حکمران جماعت کے ہر سٹیج پر اور ہر تقریر میں لگ رہے ہیں، اس اسلامی مساوات پر منطبق کر سکتا ہے جس کے نمونے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پیش کئے تھے؟

چہ نسبت خاک را بہ عالمِ پاک!

ذرا اس رخ پہ بھی نگاہ ڈالئے اور اندازہ لگائیے کہ موجودہ مسلمان قوم کا مستقبل کیا ہے؟